وَاعْتَصِمُوا
مسلم عورت، حجاب
اور
یورپی طرزِ عمل
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مسلم عورت، حجاب اور یورپی طرزِ عمل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مسلم عورت، حجاب اور یورپی طرزِ عمل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں عورت کا مقام

برادرانِ اسلام! زمانۂ جاہلیت میں عورت ذِلّت وپستی، ظلم وجبر اور جنسی استحصال کا شکار تھی، لیکن دینِ اسلام نے اسے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے رُوپ میں، ایک معزَز اور بلند مقام عطا فرمایا، اور بحیثیت تخلیق وانسانیت اسے مَردوں کے برابر درجہ عطا فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً﴾[1] "اے لوگو اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلا دیے"۔

(۱) پ٤، النساء: ١.

کسی زمانے میں مرد، عورتوں کو اپنی جُوتی کی نوک پر رکھتے تھے، مار پیٹ، ظلم وزیادتی تقریبًا ہر عورت کا مقدّر سمجھی جاتی تھی، حضور نبیٔ کریم ﷺ، رحمۃٌ للعالمین بن کر تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِه! وَأنا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي»[1] "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو! اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ، تم میں سب سے بہتر ہوں"۔

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا تھا، دینِ اسلام نے عورتوں کے حقوق واضح طَور پر متعیّن فرمائے، اور ان کا حصّہ ادا کرنے کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾[2] "مَردوں کے لیے جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے، اُس میں سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لیے جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے، تھوڑا ہو یا بہت، اس میں سے حصّہ ہے، اللہ کی طرف سے مقرّر کردہ حصّہ ہے"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وِرثہ (وراثت میں سے حصّہ) نہیں دیتے تھے، اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا"[3]۔

---

(١) "سنن الترمذي" باب فضل أزواج النّبي ﷺ، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

(٢) پ٤، النساء: ٧.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" صـ١٥٤۔

دینِ اسلام میں عورت کی عزّت واحترام

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام سے قبل عورت کی مُعاشرے میں کوئی عزّت نہیں تھی، اس کی پیدائش کو ذِلّت ورُسوائی کا سبب سمجھ کر زندہ دَرگور کر دیا جاتا تھا، اللہ ربّ العالمین دَورِ جاہلیت کی اس مکروہ اور جاہلانہ رسم کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۚ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾[1] "جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے، تو (دن بھر) اُس کا منہ کالا رہتا ہے، اور وہ غصّہ کھاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے؛ اس بِشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذِلّت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹّی میں دَبا دے گا؟ اَرے بہت ہی بُرا حکم لگاتے ہیں!"۔

دینِ اسلام نے عورت کو (بحیثیت بیٹی بھی) بڑی عزّت واحترام سے نوازا، ان کی اچھی تعلیم وتربیت اور پرورش کو جنّت میں داخلے کا سبب قرار دیا، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا -قَالَ: يَعْنِي الذُّكُورَ- أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ»[2] "جس شخص کے یہاں بچّی ہوئی، اور اُس نے جاہلیت کے طریقے پر اُسے زندہ دفن نہیں کیا، نہ اُسے حقیر و ذلیل سمجھا، نہ لڑکوں کو لڑکی کے مقابلے میں ترجیح دی، تو اللہ تعالی اس شخص کو جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

---

(١) پ١٤، النحل: ٥٨، ٥٩.

(٢) "سنن أبي داود" باب في فضل من عال يتامى، ر: ٥١٤٦، صـ٧٢٣.

جہنّم کی آگ سے ڈھال

اُمّ المؤمنین سیِّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْراً مِنَ النَّارِ»[1] "جو بیٹیوں کے بارے میں آزمایا جائے، اور اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، تو وہ بیٹیاں اُس کے لیے جہنّم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی"۔

زمانۂ جاہلیت میں عورت کو ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا، سارا دن اس سے محنت مشقّت کروائی جاتی، جانوروں کی طرح بدترین سُلوک کیا جاتا، لیکن دینِ اسلام نے اسے مرد کے سر کا تاج بنایا، اسے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے رُوپ میں عزّت واحترام سے نوازا، صرف یہی نہیں، بلکہ اسے کام کاج سے نجات دلاکر، اس کی کفالت کی ذمّہ داری بھی مرد کو سونپ دی!۔

بے پردگی کی مُمانعت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام سے قبل عورت کی حیثیت کسی کھلونے سے زیادہ نہیں تھی، زندہ رہنے اور اپنا گزر بسر کرنے کے لیے وہ بن سنور کر نکلتی، اور اپنے جسم کی نمائش کر کے غیر مَردوں کا جی بہلاتی، جب جوانی ڈھل جاتی تو کوئی اُس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کرتا۔ جبکہ دینِ اسلام نے اس کے برعکس عورتوں کو عزّت ووقار بخشا، سکون واطمینان کے ساتھ گھروں میں ٹھہری رہنے اور پردے کا حکم دیا؛ تاکہ وہ غیر مَردوں کی ہوَس بھری نگاہوں کا شکار ہونے سے بچی رہیں، اور ان کی عزّت وناموس محفوظ رہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصِلة والآداب، ر: ٦٦٩٣، صـ١١٤٦.

تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ﴾[1] "اپنے گھروں میں ٹھہری رہو! اور بے پردہ نہ رہو! جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی، اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو! اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومَحاسن کا اِظہار کرتیں تھیں؛ کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسا پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ اور پچھلی جاہلیت سے مراد اخیر زمانہ ہے، جس میں لوگوں کے اَفعال پہلوں کی مثل ہوجائیں گے"[2]۔

مسلمان مَردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام میں عورت کا ادب، احترام اور عزّت کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اجنبی مسلمان مَردوں کو بھی ان کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا، بلکہ اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَ يَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ﴾[3] "مسلمان مَردوں کو حکم دو: اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں! (اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں)، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے!"۔

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٣٣.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٢، احزاب، زیرِ آیت: ٣٣، صـ٧٨٠۔

(٣) پ١٨، النور: ٣٠.

عورت... چھپانے اور پردے میں رکھی جانی والی چیز ہے

عزیزانِ مَن! لفظ "عورت" کا معنی ہی چھپانے اور پردے میں رکھی جانی والی چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام نے مسلمان عورت کو بے پردہ گلی بازاروں میں نکلنے سے منع فرمایا، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «المَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»[1] "عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے"، لہٰذا ہماری ماؤں بہنوں اور بہو بیٹیوں کو چاہیے، کہ پردے کا خاص اہتمام کریں، اپنی زیب وزینت اجنبی اور غیر محرم مَردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں، بلاضرورت بازاروں اور شاپنگ مالز (Shopping Malls) میں نہ جائیں، دینِ اسلام نے انہیں جو مقام، مرتبہ اور عزّت عطا کی ہے اس کا لحاظ رکھیں، اور خود کو غیر مَردوں کے لیے دل بہلانے کا سامان نہ بنائیں!۔

پردہ اور حجاب ... مسلمان عورت کی پہچان

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! پردہ وحجاب مسلمان عورت کا وقار، عزّت اور پہچان ہے، جو خواتین پردے کا اہتمام کرتی ہیں، وہ مَردوں کی ہوَسناک نگاہوں سے محفوظ رہتی ہیں، اللہ ربّ العالمین نے مسلمان عورتوں کو قرآنِ پاک میں صراحۃً پردے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾[2]

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الرضاع، ر: ١١٧٣، صـ٢٨٤.

(٢) پ٢٢، الأحزاب: ٥٩.

"اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو، کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (اور سر اور چہرہ کو چُھپائیں)، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں! اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

اس آیتِ مبارکہ میں مسلمان خواتین کو حکم دیا گیا ہے، کہ جب وہ کسی ضرورت کے باعث گھر سے باہر نکلیں، تو کسی بڑی چادر یا بُرقع سے اپنا سر اور چہرہ اچھی طرح ڈھانپ لیا کریں۔

پردہ اور حجاب کا حکم

پردہ اور حجاب کا حکم دیتے ہوئے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾[1]

"جب تم ان (امّہات المؤمنین) سے برتنے کی کوئی چیز مانگو، تو پردے کے باہر سے مانگو؛ اس میں زیادہ ستھرائی ہے، تمہارے دلوں اور اُن کے دلوں کی!" یعنی پردہ اور حجاب کا اہتمام مسلمان مرد اور عورت دونوں کے لیے، یکساں طہارتِ قلبی اور تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے۔

دینِ اسلام میں پردہ اور حجاب کی کیا اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ ایک مسلمان خاتون کو بے پردہ کرنے کے جرم میں، نبئ کریم ﷺ نے یہود سے باقاعدہ جنگ کی، اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار کر کے، مدینہ منوّرہ سے جِلاوطن کر دیا، یہ جنگ تاریخِ اسلام میں "غزوہ بنی قَینُقاع" کے نام سے معروف ہے، جو سن دو ۲ ہجری میں لڑی گئی[2]۔

---

(۱) پ۲۲، الأحزاب: ۵۳.

(۲) "الكامل في التاريخ" ذكر غزوة بني القَينُقاع، ۲/ ۳۰.

برقع اور حجاب سے متعلق یورپی طرزِ عمل

میرے محترم بھائیو! نام نہاد جُمہوری اور سیکولر شناخت کا حامل یورپ، اسلاموفوبیا (Islamophobia) کا شکار ہو چکا ہے، وہاں مسلمانوں سے امتیازی سُلوک رَوا رکھا جاتا ہے، انہیں مذہبی بنیادوں پر نفرت کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ان کی مساجد پر حملے کیے جاتے ہیں۔ عورتوں کے حقوق اور ان کی آزادی کا نعرہ بلند کرنے والا یورپ، مسلمان خواتین کی نجی زندگی میں مُداخلت کرتا ہے، ان کے برقع اور حجاب کو مُعاشرتی تعلقات میں رکاوٹ قرار دے کر ہدفِ تنقید بناتا ہے، انہیں مذہبی تعصُب کا نشانہ بنایا جاتا ہے، مسلمان خواتین کو بینک ڈکیت (Bank Robber)، اور لیٹر بکس (Letter Box) کہہ کر ان کی توہین کی جارتی ہے[1]۔

وہاں غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کی جارہی ہے، اسکولوں (Schools)، ہسپتالوں (Hospitals)، سرکاری ٹرانسپورٹ (Public Transpo) اور سرکاری دفتروں میں مسلمان خواتین کے حجاب زبردستی اُتروائے جارہے ہیں، انہیں کلاس رُوم (Class Room) اور دفتروں سے دھکے دے کر نکالا جاتا ہے، برقع پہننے اور حجاب اوڑھنے پر قیدوبند اور مالی جرمانے عائد کیے جارہے ہیں!!۔

صرف یہی نہیں، بلکہ جو لوگ اسلامی تعلیمات اور روایات کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی ماؤں، بہنوں اور بہو بیٹیوں کو بُرقع پہننے، یا حجاب اوڑھنے کا کہیں گے، انہیں بھی تیس ہزار یورو (Euro) جرمانے، اور ایک سال قید کی سزا سے ڈرایا دھمکایا جارہا ہے[2]۔ ع

---

(۱) دیکھیے: "اِسکارف پہننے کا مشورہ" روزنامہ ۹۲ ڈیجیٹل ایڈیشن، ۱۸ اپریل ۲۰۲۰ء۔

(۲) دیکھیے: "اوڑھنی، حجاب مُوازنہ" آن لائن آرٹیکل، سخن کدہ، ۱۶ مارچ ۲۰۱۷ء۔

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا
سُکوت تھا پردہ دار جس کا، وہ راز اب آشکار ہوگا!
گرز گیا اب وہ دَور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں مَے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہوگا!
دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عِیار ہوگا![1]

یورپی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سُلوک

عزیزانِ محترم! یورپی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سُلوک برتنے، مسلم خواتین کی مذہبی ومُعاشرتی آزادی چھیننے، اور ان کے لباس پر پابندی عائد کرنے میں، فرانس (France) سرِ فہرست ہے، یہاں مسلمانوں کی تعداد تقریباً ساٹھ لاکھ سے بھی زائد ہے، اس کے باوُجود مسلمانوں پر ایسی مذہبی پابندیاں عائد کرنا، ان کے اپنے سیکولر تشخُّص (Secular Identity) کے بھی مُنافی ہے، فرانس کی دیکھا دیکھی اب نیدرلینڈ (Netherlands)، بیلجیم (Belgium) اور آسٹریلیا (Australia)، اسپین (Spain)، ڈنمارک (Denmark)، بلغاریہ (Bulgaria)، سوئٹزرلینڈ (Switzerland)، جرمنی (Germany) وغیرہ بھی کُلّی یا جُزوی طَور پر، مسلم خواتین پر بُرقع، اِسکارف (Scarf) اور حجاب کے حوالے سے پابندیاں عائد کر چکے ہیں!!۔

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، حصّہ دُوم ۲، مارچ ۱۹۰۷ء، صـ۱۶۳۔

مسلمانوں کے لیے غَور وفکر کا مقام

میرے محترم بھائیو! ہم مسلمانوں کے لیے غَور وفکر کا مقام ہے، کہ یورپی ممالک آخر ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی (Technology) اور مضبوط ترین نظامِ معیشت کے باوُجود، دو ۲ گز کپڑے کے ایک ٹکڑے "حِجاب" میں ایسا کیا ہے، جو اُن کی ترقی میں حائل ہو رہا ہے؟! ان کی تہذیب، معیشت، ان کی سیاست اور مُعاشرہ، سب کچھ حجاب سے ہی متاثر کیوں ہو رہا ہے؟!۔

یورپی ممالک میں برقع اور حجاب پر پابندی کی بنیادی وجہ

حضراتِ گرامی قدر! بُرقع اور حجاب پر یہ پابندیاں، قید وبند کی سزائیں، اور مالی جرمانے، یہ سب کچھ بلا وجہ نہیں! ان سب کے پیچھے یورپ میں دینِ اسلام کا تیزی سے پھیلاؤ ہے! اسلام مخالف سازشوں کے باوُجود یورپ میں دینِ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے، طاغوتی قوّتیں بہت پریشان اور خائف ہیں، ان کے تھنک ٹینک (Think tank) سمجھنے سے قاصر ہیں، کہ تمام تر مشنری لٹریچر (Missionary Literature) اور اِقدامات کے باوُجود، یورپی شہری یہودیت وعیسائیت ترک کر کے دائرۂ اسلام میں کیوں داخل ہو رہے ہیں؟! آپ کو یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوگی، کہ صرف امریکہ (United States) میں ہر سال، دینِ اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد تقریباً بیس ۲۰ ہزار ہے، اور یہی وہ وجہ ہے جس کے باعث صیہونی آلہ کاروں کی نیندیں اُڑ چکی ہیں! وہ اپنی تمام تر مذموم کوششوں کے باوُجود، دینِ اسلام کا راستہ روکنے میں ناکام رہے ہیں! انہیں یہ خدشہ وخوف لاحِق ہے، کہ آج تو دینِ اسلام یورپ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ چند سالوں بعد پورے یورپ پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہو! اور مسلمانوں کی تعداد سب سے بڑھ جائے!۔

اسی اَفراتفری میں وہ لوگ تمام انسانی حقوق، خواتین کے حقوق (Women's Rights)، اور جُمہوری اَقدار بھلا کر، اپنی دیمک زَدہ تہذیب، ثقافت اور کلچر (Culture) کو بچانے کی ناکام کوشش میں لگے ہیں، شاید وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ دینِ اسلام پر یورپ کے دروازے بند کر سکیں گے! حالانکہ یہ اُن کی خام خیالی ہے! چاہے انہیں اچھا لگے یا بُرا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ سچا ہو کر رہے گا، دینِ اسلام سب اَدیان پر غالب آکر ہی رہے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾[1] "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا؛ کہ اسے سب ادیان پر غالب کرے، پڑے بُرا مانتے رہیں مشرِک لوگ!"۔

یورپ کے دروازے پر دینِ اسلام کی دستک

جانِ برادر! ماضی قریب کی تاریخ گواہ ہے، کہ دہشتگردی، انتہاء پسندی اور دجّالی میڈیا پر دینِ اسلام مخالف منفی پروپیگنڈہ کے باوُجود، اسلام کی حقّانیت اور اس کی تعلیمات سے متاثر ہو کر، دینِ اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے! اور ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ جب تمام اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کو بہر صورت دینِ اسلام قبول کرنا ہی ہوگا، ان شاء اللہ! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا﴾[2] "کوئی کتابی ایسا نہیں جو اِس (عیسیٰ ابنِ مریم) کی موت سے پہلے، اِس پر ایمان نہ لائے، اور

---

(١) پ٢٨، الصّف: ٩.

(٢) پ٦، النّساء: ١٥٩.

قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہو گا!"۔

صدرالاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مختلف اَقوال بیان فرمائے ہیں، جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ "قُربِ قیامت میں حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نُزول فرمائیں گے، اس وقت کے تمام اہلِ کتاب اِن پر ایمان لے آئیں گے، اُس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مُطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے، اور نصارٰی (عیسائیوں) نے ان کی نسبت جو (مشرِکانہ) گمان باندھ رکھے ہیں، اُن کا اِبطال (رَد) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اِشاعت کریں گے، اُس وقت یہود ونصاری کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا، یا پھر قتل کر دیے جائیں گے!"[1]۔

پردہ اور حجاب ...یورپی خواتین کی نظر میں

برادرانِ اسلام! "حیران کن اَمر یہ ہے کہ جس مُعاشرے میں پردے کو مُعاشرتی تعلقات میں رکاوَٹ قرار دے کر ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے، وہاں کی خواتین میں دینِ اسلام اور حجاب کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے! کئی غیرمسلم خواتین اسلامی طرزِ لباس اپنا کر اپنے تجربات بیان کر رہی ہیں، اور خود کو اس اعتراف پر مجبور پا تی ہیں، کہ واقعی حجاب اور پردہ دراصل عورت کی عزّت کا مُحافظ ہے۔

ناومی والف (Naomi Walf) امریکہ (United States) کی ایک عیسائی خاتون ہیں، خواتین کی آزادی اور سوسائٹی (Society) میں ان کی عزّت واحترام کے قیام کے لیے کام کرتی ہیں، مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں خواتین کی

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۶، النساء، زیرِ آیت:۱۵۹، صـ۲۰۰، ۲۰۱۔

حیثیت کا مُطالعہ ومُشاہدہ ان کا خاص شغف (Passion) ہے۔ حجاب واِسکارف پہن کر ایک مسلمان عورت کیسا محسوس کرتی ہے؟ یہ جاننے کے لیے انہوں نے اسلامی لباس پہن کر ایک تجربہ کیا، اپنا ذاتی تجربہ ومُشاہدہ بیان کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ "میں، مُرّاکش (Morocco) میں اپنی قیامگاہ سے جب بازار جانے کے لیے نکلی، تو شلوار قمیص میں ملبوس تھی، اور سر اِسکارف (Scarf) سے ڈھکا ہوا تھا، مُرّاکش کی مسلم خواتین میں اِسکارف عام ہے، ہر جگہ ان کا احترام کیا جاتا ہے؛ لیکن میں چُونکہ غیر ملکی خاتون تھی؛ لہٰذا تجسُّس اور حیرت بھری کچھ نظریں میری طرف ضرور اٹھیں، لیکن مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی، میں بالکل مطمئن تھی، کسی بات کی فکر نہیں تھی، میں ہر لحاظ سے خود کو محفوظ، بلکہ ایک طرح سے آزاد محسوس کر رہی تھی"[۱]۔

ناومی والف (Naomi Walf) نے یورپ (Europe) کو مشورہ دیتے ہوئے مزید یہ بھی کہا کہ "مسلم اقدار کو دیانتداری کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں، پردے کا مطلب عورت کو دَبا کر رکھنا ہرگز نہیں ہے؛ بلکہ یہ "پبلک بمقابلہ پرائیویٹ" (Public vs Private) کا مُعاملہ ہے، فرق صرف یہ ہے کہ مغرب (Europe) نے عورت کو آزاد چھوڑ کر ایک طرح سے جنسِ بازار بنا رکھا ہے، جبکہ اسلام عورت کے حُسن اور اس کی جنس کو، صرف اُسی مرد کے لیے مخصوص کر دیتا ہے، جس کے ساتھ مذہب کے رُسوم ورَواج کے مُطابق، اس کا زندگی بھر ساتھ رہنا طے پا جائے"[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "حجاب پر پابندی: مغربی سوچ اور کچھ حقائق" آن لائن آرٹیکل، ۸ دسمبر ۲۰۱۲ء۔
(۲) ایضاً۔

امریکہ (United States) ہی کی ایک نو مسلم خاتون نے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ "جب میں مغربی لباس میں ہوتی تھی، تو مجھے خود سے زیادہ دوسروں کا لحاظ رکھنا پڑتا تھا، گھر سے نکلنے سے پہلے اپنی نمائش کی تیاری، ایک کرب انگیز اور مشکل عمل تھا، پھر جب میں کسی اسٹور (Store)، ریسٹورنٹ (Restaurant)، یا کسی ایسے مقام پر جہاں بہت سارے لوگ جمع ہوں، جاتی تھی، تو خود کو دوسروں کی نظروں میں جکڑی ہوئی محسوس کرتی تھی، لیکن اب اسلامی پردے نے ان الجھنوں سے مجھے یکسر بے فکر اور آزاد کر دیا ہے"[1]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمیں چاہیے کہ یہود ونصاری اور ہندوؤں کی اسلام دشمنی کو سمجھیں، اپنی نسلوں کو ان کے کلچر سے بچائیں! ان کے مذہبی ومُعاشرتی تہواروں، مثلاً کرسمس (Christmas)، ویلنٹائن ڈے (Valentine Day)، اپریل فُول (April Fool) اور ہولی دِیوالی سے کوسوں دُور رہیں! میڈیا (Media) کے ذریعے پھیلائی جانے والی فحاشی اور بے حیائی سے بچیں، اپنی ماؤں، بہنوں اور بہو بیٹیوں کو پردے کی تلقین کریں، بُرقع اور حجاب کا اہتمام کرنے میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں، انہیں اس سے آگاہ کریں، اور اللہ ربّ العالمین کی ناراضگی کا خطرہ مول لے کر، اپنی آخرت تباہ کرنے سے گریز کریں!۔

(۱) ایضاً۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قَول وعمل میں شرم وحَیاء نصیب فرما، فحاشی، بے حیائی اور بے پردگی سے محفوظ فرما، غیر مَردوں کے سامنے اپنی زینت ومَحاسن کا اِظہار کرنے سے بچا، ہماری خواتین کو نیک سیرت اور باپردہ بنا، اسلامی تعلیمات پر عملی استقامت کی توفیق مَرحمت فرما، دینِ اسلام نے مسلمان خاتون کو جو عزّت واحترام عطا فرمایا ہے، اُس کا لحاظ وپاسداری کرنے کا جذبہ وسوچ عنایت فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.